فون نمبر ۲۹

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

55

## اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ دو رات دن درد نہ ہونے کی وجہ سے طبیعت اچھی رہی۔ لیکن آج رات دس بجے کے بعد بڑی شدت سے درد کا حملہ ہوا۔ جو ۲۰ اگست کے حملہ کے بعد جتنے حملے ہوئے ہیں سب سے زیادہ شدید اور تشویش انگیز تھا۔ رات بھر نیند مطلق نہیں آئی۔ صبح کو درد کی شدت میں تخفیف شروع ہوئی۔ باوجود اس کے تکلیف و بے چینی کی یہ حالت ہے کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اس وقت کہ صبح کے نو بجے ہیں۔ درد دور نہیں ہوا۔ ضعف زیادہ ہو گیا ہے۔ اور ورم بھی۔ پیشاب کی بندش شدید تکلیف پہنچا رہی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں:

— مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو کل بخار نہیں ہوا۔ معدہ تا حال کام نہیں کر رہا۔ جگر میں بھی خرابی ہے۔ نقاہت بڑھتی جا رہی ہے گلے کی تکلیف بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

# مسجد جرمنی کے افتتاح، یورپ میں احمدیہ مشنوں کے معائنہ اور اشاعت اسلام کے وسیع تر امکانات کا جائزہ لینے کے بعد

# مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بخیر و عافیت ربوہ پہنچ گئے

## اہالیانِ ربوہ اور بیرون جات کے احباب کی طرف سے پُر جوش اور پُر تپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۵ ستمبر۔ مسجد جرمنی کے افتتاح۔ یورپ میں احمدیہ مشنوں کے معائنہ اور جرمنی ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ آسٹریا۔ سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ اور اٹلی میں اشاعت اسلام کے وسیع تر امکانات کا جائزہ لینے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کل شام بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ لاریوں کے اڈہ پر جہاں آپ لاہور سے بذریعہ کار تشریف لائے تھے بزرگان سلسلہ، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اور ربوہ اور بیرونجات کے سینکڑوں دوسرے احباب نے آپ کا پُر تپاک اور پُر جوش خیر مقدم کیا۔ پانچ بجکر ۲۰ منٹ پر جونہی آپ کی کار آکر رکی۔ آپ باہر تشریف لائے، تو فضا اھلاً و سھلاً و مرحباً اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ اہالیان ربوہ اور بیرونجات (احمد نگر، چنیوٹ، لائل پور) کے احباب پھولوں کے ہار لئے قطار در قطار نظم اور سلیقہ کے ساتھ آپ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے مکرم صاحبزادہ صاحب نے صحابہ اور بزرگان سلسلہ سے معانقہ کے بعد فرداً فرداً تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ آپ سفر یورپ کے اختتام پر دکٹوریہ جہاز کے ذریعہ ۱۱ ستمبر کو کراچی آئے تھے۔ جہاں سے آپ بذریعہ کار ربوہ پہنچے

### استقبال کی تفصیلات

لاریوں کے اڈہ پر وکالت تبشیر کے زیر اہتمام صاحبزادہ صاحب موصوف کے شاندار استقبال کا انتظام تھا۔ قائمقام وکیل التبشیر مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور ان کے نائب مکرم حسن محمد خان صاحب عارف اور وکالت تبشیر کے دوسرے کارکنان انتظامات و نگرانی کے لئے مقام استقبال پر پہلے سے موجود تھے۔ ربوہ کی داخلی سڑک پر آرائشی محراب کے علاوہ جس پر سنہری حروف میں اھلاً و سھلاً و مرحباً لکھا ہوا تھا رنگا رنگ کی جھنڈیاں نہایت خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔ ابھی پانچ نہیں بجے تھے کہ استقبال کی غرض سے آنے والے دوستوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ چکے تھے۔ وکالت تبشیر خدام الاحمدیہ اور لوکل انجمن احمدیہ کی راہ نمائی میں تمام دوست اپنے اپنے مرتبہ پر قطاروں میں نظم و ضبط کے ساتھ کھڑے آپ کے لئے چشم براہ تھے۔ جونہی صاحبزادہ صاحب موصوف کار سے اترے۔ احباب نے بیک زبان قدماً مبارکاً اور اھلاً و سھلاً و مرحباً کے مسنون کلمات ترحیب کے علاوہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف قطاروں میں کھڑے ہر ایک دوست تک خود گئے۔ اور ان سے معانقہ یا مصافحہ فرمایا۔ استقبال کی غرض سے جو حضرات موجود تھے۔ ان میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ۔ مکرم مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال مکرم چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب وکیل القانون۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب جنرل پریذیڈنٹ اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ بھی شامل تھے۔ معانقہ اور مصافحہ کی اس روح پرور تقریب کے بعد مکرم میاں صاحب کے اپنی قیامگاہ تک تشریف لے جانے سے پہلے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تمام احباب سمیت اجتماعی دعا فرمائی:

(باقی)



ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

# خطبہ جمعہ

## دُنیا میں جب سے انبیاء و خلفاء کا سلسلہ جاری ہے صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے۔

### حالانکہ

## اُن کی لائی ہوئی تعلیم ہی بنی نوع انسان کو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۳۰ر اگست ۱۹۵۷ء)

(یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں - خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

قرآن کریم میں

### اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ ہم نے موسیٰؑ کو فرعون کی طرف بھیجا - لیکن بجائے اس کے کہ لوگ موسیٰ کی پیروی کرتے انہوں نے فرعون کی پیروی کی - حالانکہ فرعون کی جو تعلیم تھی - وہ صحیح راستہ دکھانے والی نہ تھی - لیکن پھر بھی جو گمراہی کی طرف لیجانے والا تھا - اس کی بات تو انہوں نے مان لی اور جو ہدایت کی طرف لیجانے والا تھا - اس کی بات نہ مانی - (ہود - ۹۶)

بدقسمتی سے یہی طریقہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے - جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے - تو آپ نے جو تعلیم دی - وہ بنی نوع انسان کو فلاح اور کامیابی کے مقام تک پہنچانے والی تھی - مگر آپ کے وطن کے لوگوں نے اس کا انکار کر دیا اور چلے تو ابوجہل کے پیچھے چلے - جو فرعون کا ایک ثانی قائم مقام تھا - اور اس کی ہر گندی اور فساد پھیلانے والی تعلیم کو انہوں نے قبول کرلیا مثلاً یہی کہ غریبوں اور مسکینوں کو کچھ نہ دو - اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

### اعلیٰ درجہ کی تعلیم

کو رد کر دیا - آپؐ کے بعد بھی یہی ہوا - حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے - تو صحابہؓ آپ پر ایمان لے آئے - مگر سارے عرب نے بغاوت کر دی اور انہوں نے وہی طریق اختیار کیا جو ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے اختیار کیا تھا - اور اس وقت کے فرعون کے پیچھے چل پڑے - اس وقت کے فرعون مسیلمہ کذاب - اسود عنسی اور سجاح وغیرہ تھے - جنہوں نے جھوٹے طور پر نبوت کا دعویٰ کر دیا - اور لوگ ان کے متبع ہو گئے - مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح جانشین تھا اور لوگوں کے اندر

### صحیح اسلامی رُوح

پیدا کرنے والا تھا - اس کو چھوڑ دیا - پھر آپ کے بعد حضرت عمرؓ کو خدا تعالےٰ نے خلیفہ بنایا تب بھی یہی ہوا - حضرت عمرؓ اپنی وفات کے قریب حج کے لئے گئے تو بعض کم بختوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ عمرؓ مر جائیں گے تو ہم فلاں کو خلیفہ بنائیں گے - اور کسی کی بیعت نہیں کریں گے - پھر اللہ تعالےٰ کی مشیّت کے ماتحت حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے - تو ان کے زمانہ میں بھی عبد اللہ بن سبا جیسے لوگوں نے فتنہ کھڑا کر دیا - یہ شخص بھی مصری تھا جیسا کہ فرعون مصری تھا - اور لوگوں نے اس کی بات ماننی شروع کر دی - ان کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے - تب بھی لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا - حضرت علیؓ کو پہلے تو خلیفہ بننے پر مجبور کیا گیا - اور پھر ایک چھوٹا سا عذر کر کے کہ معاویہؓ سے صلح کیوں کی - انہی لوگوں نے جنہوں نے آپ کو خلافت کے لئے کھڑا کیا تھا بغاوت کر دی اور خوارج کے نام سے الگ ہو گئے - اور انہوں نے دو صدیوں تک اسلام میں وہ تہلکہ مچایا کہ لوگوں کا امن بالکل برباد ہو گیا - یہاں تک کہ

### تاریخوں میں آتا ہے

کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ تم علیؓ کو کیا سمجھتے ہو - اس صحابی نے کہا ایک نیک اور پاک انسان - انہوں نے کہا - عمرؓ اور عثمانؓ کو کیا سمجھتے ہو - اس نے کہا اللہ کے خلیفے - انہوں نے تلوار میان سے نکالی - اور اسے قتل کر دیا - پھر یہ فتنہ صرف دو سو سال تک ختم نہیں ہوا - بلکہ آج تک خارجیوں کا وجود چلا آ رہا ہے - عمان میں زنجبار میں انہی کی حکومت ہے - میں جب انگلینڈ گیا - تو کچھ مسلمان طالب علم جو زنجبار سے وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے - مجھے ملنے کے لئے آئے - اور انہوں نے کہا آپ بتائیں کہ مسلمانوں کا کوئی علاج بھی ہوگا - یا یہ اسی طرح آپس میں لڑتے رہیں گے - میں نے کہا - جب تک آپ لوگ اپنے ملک کے مولویوں کے پیچھے چلتے رہیں گے یہی حال رہیگا پھر میں نے کہا - ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کا ایک مولوی نیروبی میں گیا اور اس نے لوگوں کو اُکسایا - کہ احمدیوں کو مار ڈالو - انہوں نے کہا - واقعہ اس طرح نہیں - بلکہ اصل بات یہ ہے کہ نیروبی سے ہمارے ہاں ایک مولوی آیا تھا - اور اس نے لوگوں کو اشتعال دلایا تھا - میں نے کہا اُدھر سے اِدھر آیا ہو - یا اِدھر سے اُدھر گیا ہو - تم نے مانی شیطان کی - خدا کی نہیں مانی - تم کہتے ہو کہ زنجبار سے مولوی نہیں گیا تھا بلکہ نیروبی سے زنجبار آیا تھا مگر اس سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ تم مولویوں کے پیچھے چلے اور جب تک اس طرح کرتے رہوگے

### مُسلمانوں کی لڑائی

آپس میں جاری رہے گی - وہ لڑکے تھے - کہنے لگے - ابھی تو ہم تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن جب ہم واپس گئے تو ہم اپنے ملک میں رواداری کی تعلیم پھیلانے اور ایکدوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی کوشش کرینگے -

اس کے بعد جب وہاں ریڈیو پر بھی ہماری جماعت کے خلاف پراپیگنڈا ہونے لگا - تو ہماری جماعت کے توجہ دلانے پر زنجبار کے بادشاہ نے احمدیوں کو بلایا - اور کہا کہ ریڈیو سے جو اعلانات احمدیوں کے خلاف ہو رہے ہیں - آئندہ کے لئے میں انہیں بند کر دوں گا - بہرحال جب سے اللہ تعالےٰ کے انبیاء و خلفاء کا سلسلہ جاری ہے - صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی چلی آئی ہے - اسی طرح جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایک لمبا عرصہ گذر گیا - اور امتِ محمدیہ میں مختلف اولیاء پیدا ہوئے - تب بھی یہی ہوا - کہ لوگوں نے ان کی نہ سُنی - بلکہ ان کے دشمنوں کی سُنی جو اپنے وقت کے فرعون تھے اور ان کے پیچھے چل پڑے - چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے صدیوں بعد

### حضرت سید احمد صاحب سرہندیؒ

ہوئے - تو لوگوں نے جہانگیر کے کان بھرنے شروع کئے کہ یہ شخص باغی ہے اسے جلدی سنبھالیں ورنہ سخت فتنہ پیدا ہو جائے گا - اس پر جہانگیر نے انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا - مگر پھر بعض لوگوں نے اسے سمجھایا کہ یہ نیک آدمی ہے اسے رہا کر دو - ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیڑہ غرق ہو جائے - پھر ان کے بعد بھی جو بزرگ ہوئے ان سے یہی سلوک ہوا - بلکہ اس سے پہلے

### حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ

حضرت قطب الدین صاحب بختیار کاکی - حضرت نظام الدین صاحب اولیاء اور حضرت فریدالدین صاحب شکر گنجؒ وغیرہ کی بھی مخالفت ہوئی - حضرت محمد غوث صاحبؒ جن کا مقبرہ لاہور میں ہے وہ کشمیر سے آئے تھے - یہاں آکر ان کی بھی بڑی مخالفت ہوئی - غرض خواہ یہ بزرگ ملتان میں گذرے ہوں یا پاک پٹن میں گذرے ہوں یا دلی میں گذرے ہوں یا اجمیر میں گذرے ہوں یا آگرہ میں گذرے ہوں یہ آیت ہمیشہ سچی ثابت ہوتی رہی کہ ہم نے موسیٰؑ کو فرعون کے پاس اچھی تعلیم دے کر بھیجا تھا مگر لوگوں نے بُری تعلیم کو قبول کر لیا اور اچھی تعلیم کو قبول نہ کیا - ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اب تک چل رہا ہے اور نہ معلوم کب تک چلتا جائے گا -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

# بیروت سے مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ کا ایک مکتوب

## حرمین شریفین کی زیارت اور عمرہ بجا لانے کی سعادت

## اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے پُرسوز دعائیں کرنے کی توفیق

### سفر کے دلچسپ حالات

ذیل میں ہم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا ایک مکتوب درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے بیروت سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے۔ اس سفر کی دلچسپ تفصیل کے علاوہ بیت اللہ کی زیارت، عمرہ کی عبادت اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی اور روضہ مبارک میں دردمندانہ دعاؤں کی کیفیت لکھی گئی ہے۔ احباب بالالتزام دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اس سفر میں ان کا حافظ و ناصر رہے اور بخیریت واپس لائے۔ اور جس مقصد کے لئے وہ امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس میں بھی کامیابی ہو۔

از بیروت لبنان
۲۸-۸-۵۷

پیارے ابا جان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آج ہم دونوں عمرہ اور زیارت مدینہ کی تکمیل کر کے طہران سے ایک پوسٹ کارڈ آپ کو بھیجا تھا جو امید ہے مل گیا ہوگا۔ طہران سے ۲۳ اگست کی رات کو ہم بخیریت بیروت پہنچ گئے تھے۔

### بیروت میں

یہاں بیروت میں میاں نسیم حسین صاحب سفیر پاکستان سے ملے تھے۔ بڑی محبت سے پیش آئے۔ ہم دونوں کو کھانے پر بھی بلایا اور اپنی کار برائے سیر وغیرہ بھی دی۔ بیروت بہت خوبصورت شہر ہے۔ اور مشرق وسطیٰ (مڈل ایسٹ) کے سارے متمول لوگ یہاں کی پہاڑیوں پر موسم گرما گزارنے آتے ہیں۔ اس میں یہ ایک خصوصیت ہے کہ سمندر پر واقع ہے، اور صاف ستھرا شہر ہے۔ اور ۲۰ منٹ میں مختلف پہاڑی مقامات پر جایا جا سکتا ہے۔ جہاں موسم بہت خوشگوار ہے۔

بیروت پہنچکر یہ پتہ چلا کہ ۲۴ تاریخ کو جدہ کے لئے سعودی عرب کی ایرلائن کا کوئی جہاز نہیں جا رہا۔ البتہ ۲۵ کو جائے گا۔ اس وجہ سے ایک روز ہمیں بیروت میں زائد ٹھہرنا پڑا۔

### سعودی عرب ایرلائن

سعودی عریبیا ایرلائن کی انتظامی حالت خراب ہے۔ جہاز پر جب ہم چڑھے تو اندر سے بوسیدہ اور سیٹوں کی مرمت معمولی دیہاتی کام کی سی تھی۔ کھانا گتے کے ڈبوں میں بند کر کے دیا اور راستہ میں اور کوئی خبرگیری وغیرہ نہیں کی۔ مسافر اپنے حال میں تھے۔ اور شاید جہاز میں ہوا کے دباؤ کے کنٹرول کا انتظام بھی نہ تھا۔ کیونکہ مجھے تو کانوں میں تکلیف بھی ہوگئی۔ جہاز راستہ میں ڈولتا بھی بہت رہا۔ اور اکثر وقت ہم نے پیٹی باندھ رکھی۔ خیر شکر کیا کہ یہ ۴½ گھنٹے کا سفر ختم ہوا۔ ہوائی اڈہ پر بھی کام اناڑیوں کے ہاتھوں میں تھا۔ خدا کرے کہ آئندہ اس سروس میں بہتری کی صورت پیدا ہو۔ کیونکہ عالم اسلامی کا مرکز ہے۔ اور ہماری نیک خواہشات اور دلی دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔

### جدہ میں

شام کے ۵ بجے جدہ پہنچے۔ یہاں کے حالات کے مدنظر یہاں کے ایک بہترین ہوٹل میں ٹھہرے۔ ہوٹل بہت شاندار تھا۔ لیکن غلاظت کی حالت میں چھوڑا ہوا نظر آتا تھا۔ گو غیر ضروری طور پر قیمتی سامان سے آراستہ تھا۔ سنا ہے کہ اس پر دس لاکھ پونڈ (ڈیڑھ کروڑ روپیہ) خرچ کیا گیا ہے۔ اور سارا سامان فرنیچر تک غیر ملکوں سے منگوایا گیا ہے۔ حج کے دنوں میں بہت رش ہوتا ہے۔ اس وقت تو ہم گنتی کے ۱۰ یا ۱۵ مہمان ہوں گے

یہاں کی سفارت پاکستان سے ضروری امداد ملتی رہی۔ کیونکہ پولیس میں رجسٹر کروانے کے علاوہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لئے علیحدہ راہداری لینی پڑتی ہے محترم خواجہ شہاب دین صاحب سفیر پاکستان مقیم جدہ سے بھی جا کر ملا۔ اچھی طرح پیش آئے۔ اور اپنے ماتحت کو انتظامات کرانے کے لئے ہدایات دیں۔ مجھے کھانے پر بھی بلایا۔ لیکن چونکہ اس روز میں نے مکہ مکرمہ جانا تھا۔ میں نے شکریہ کے ساتھ معذوری کا اظہار کر دیا۔

۲۶ کا سارا دن میرا انتظامات کی تکمیل میں لگ گیا۔ موسم بے حد خراب تھا اور رہے اور بلا کی گرمی پڑتی ہے۔ جس کے ساتھ حبس بھی ایسا کہ الامان اور گھٹا ٹوپ بہت رہتا تھا۔ اور کچھ سعودی عریبیا کے ہوائی سروسز کے تجربہ کے بعد اور کچھ مزید برآں کہ ۲۹ کی واپسی کا وہ ذمہ نہیں اٹھاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ویٹنگ لسٹ پر رہو۔ اس لئے مجبوراً ۳۰ کو لبنان کی ایرسروس سے واپسی کا انتظام کیا، جس کی وجہ سے خرچ بھی زائد ہوا کیونکہ اس سروس میں صرف فرسٹ کلاس کے ٹکٹ ملتے تھے۔ اس لئے زائد کرایہ دینا پڑا۔ ابھی تک سعودی عرب آنے میں آسانی سے جگہ ملتی ہے لیکن حاجیوں کے لئے رش کی وجہ

---

بے شک جماعت نے ترقی کی ہے۔ لیکن مخالفت نے بھی ترقی کی ہے۔ اور لوگوں کو اشتعال دلاتے ہوئے عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ یہ جماعت واجب القتل ہے۔ اس کے افراد کو مار ڈالنا چاہیئے بلکہ بعض اخباروں میں لکھا ہوتا ہے۔ کہ احمدی جماعت نے پاکستان کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت بنائی ہوئی ہے۔ گورنمنٹ پاکستان کو اس خطرہ کے انسداد کے لئے فوری کارروائی کرنی چاہیئے۔ لیکن دوسری طرف

### موجودہ سیلاب کے موقعہ پر

ریڈیو پر اعلان کیا گیا۔ کہ دریائے چناب پر ریلوے پل کے شگاف کو پُر کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ نے کام کیا۔ اور آٹھ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر اسے پُر کر دیا ہے۔ جب قادیان میں ہماری جماعت کے افراد ہندوؤں اور سکھوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس وقت بھی لوگ ہماری جماعت کی بڑی تعریفیں کرتے تھے۔ مگر پھر وہی لوگ مخالفت کرنے لگ گئے۔ اب بھی تم دیکھو گے کہ آج تو ریڈیو نے احمدیوں کی تعریف کر دی ہے۔ مگر کل پھر انہی اخباروں نے لکھنا ہے۔ کہ احمدیوں سے بچنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے پاکستان کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت بنا رکھی ہے۔ اور اس کی دلیل وہ یہی دیں گے۔ کہ دیکھو ان لوگوں نے

### اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالکر

چند گھنٹوں کے اندر اندر ریلوے پل کے ایک سو فٹ لمبے شگاف کو آٹھ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر پُر کر دیا۔ ہم پہلے ہی سمجھ رہے تھے کہ حکومت کو ان لوگوں کے متعلق ہوشیار ہو جانا چاہیئے اب اس تازہ واقعہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ لوگ پورے طور پر منظم ہو گئے ہیں۔ اور ان سے سخت خطرہ درپیش ہے۔ اس وقت کوئی نہیں دیکھے گا۔ کہ ان لوگوں نے جتنی طاقت استعمال کی ہے

### پاکستان کے استحکام کے لئے

کی ہے۔ کوئی نہیں دیکھے گا کہ ایسے خطرناک موقعہ پر مودودیوں نے اپنے آدمی نہیں بھجوائے۔ خدائی خدمتگاروں نے اپنے رضاکار نہیں بھجوائے۔ صرف یہ شور مچانا شروع کر دیں گے۔ کہ یہ لوگ منظم ہو گئے ہیں۔ اور ایک دن پاکستان کو توڑ دیں گے۔ کیونکہ تم

---

خدا تعالےٰ نے یہی سنت قرار دی ہے اور وہ فرماتا ہے کہ ہم نے موسےٰ کو فرعون اور اس کے ساتھیوں کی طرف بھیجا۔ مگر وہ لوگ فرعون کے متبع ہوئے۔ اور انہوں نے یہ نہ سوچا کہ فرعون جن باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ بُری ہیں یا اچھی۔ وہ صرف

### طاقت اور جتھے پر مغرور

ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم فرعون کی بات مانیں گے۔ کیونکہ اس کے ساتھ جتھہ ہے ؎

سے نکلنے میں تنگی بدستور ہے۔

## مکہ معظمہ کو روانگی

ان انتظامات کی تکمیل کے بعد ۲۶ کو نماز مغرب کے بعد ہم ٹیکسی میں جدہ سے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ احرام میں نے ہوٹل سے ہی باندھ لیا تھا۔ جدہ سے مکہ معظمہ ۷۳ کلیومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ پوری ٹیکسی کوئی پندرہ بیس ریال میں ہو جاتی ہے اور ایک پونڈ کے بدلہ کوئی ۱۲½ ریال مل جاتے ہیں۔ شام کو ۷ بجے ہم روانہ ہوئے سڑک بہت اچھی ہے اور قریباً ۲۰ فٹ چوڑی ہوگی۔ ۸½ بجے ہم مکہ معظمہ میں پہنچ گئے۔ راستہ میں دس بارہ میل کے فاصلہ پر پولیس کی چوکیاں ہیں جو چیک کرتی رہتی ہیں مکہ پہنچ کر سیدھے ہوٹل میں گئے۔ ہوٹل مصر میں جو خانہ کعبہ سے قریب ترین ہے یعنی دو فرلانگ سے بھی کچھ کم ہوگا قیام کیا۔

## بیت اللہ شریف میں دعائیں

جلدی سے کھانے سے فارغ ہو کر کوئی نو بجے کے قریب ہم خانہ کعبہ میں پہنچے اور طواف شروع کیا۔ یہاں جدہ سے پاکستان نیشنل بنک کے مینجر نے جسے کراچی سے تار دلوائی تھی ہمارے ساتھ اپنا ایک آدمی کر دیا تھا وہ ہمارے ساتھ تھے۔ ایک مقامی آدمی کو بھی لے لیا جس نے ہمیں طواف کروایا۔

اس وقت دل کی عجیب کیفیت تھی۔ دعائیں پڑھتے جاتے تھے اور اس طرح ہم نے سات چکر مکمل کئے۔ اس کے بعد مقام ابراہیم پر میں نے دو رکعت نفل پڑھے امۃ القیوم بیگم نے ذرا ہٹ کر پڑھے۔ کیونکہ عورتوں کو اس کے بالکل قریب نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ الحمد للہ کہ یہ نفل بڑی رقت سے پڑھنے کی توفیق ملی اور میں نے اسلام اور احمدیت۔ اس کے مبلغین اور پھر حضرت صاحب آپ کے لئے۔ اماں کے لئے۔ چچا جان کے لئے دونوں پھوپھی جان کے لئے اور اپنے بھائی بہنوں کیلئے نام لے لیکر دعائیں کیں یہ بھی دعا کی اے اللہ یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ مجھے تو نے اس عبادت کا موقع دیا لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے والد کی خواہش مجھ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ لیکن حالات کی مجبوری سے وہ ملکی ادائیگی پوری نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کی خواہش کے خیال سے میری اس عبادت میں . . . . . . . . . . . . . . . ان کو بھی شامل سمجھیو۔

اپنے لئے اور قوم کے لئے بھی میں نے بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو قبول فرمائے آمین۔ میں نے انفرادی دعائیں بھی کیں اور باقی رشتہ داروں کے لئے بھی بھائی جان مرزا عزیز احمد۔ ماموں جان کے خاندانوں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کی ہدایت۔ اور اپنے دوستوں کے لئے غرضیکہ سب کے لئے جن کا اس وقت مجھے خیال آ سکا دعا کی۔ لیکن انفرادی دعاؤں کے علاوہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دل میں خاص جوش پیدا ہو رہا تھا۔

دو نفل کی ادائیگی کے بعد کعبہ کے صحن حصہ میں دو نفل اور پڑھے اور پھر اس کے بعد صفا مروہ میں سعی کے لئے گئے۔ یہ حصہ اب گورنمنٹ نے پختہ کر دیا ہے۔ سیمنٹ کا فرش اور اوپر سیمنٹ کے بہت بلند گرڈرز کی چھت۔ پہاڑیاں تو برائے نام ہیں اور چند گز سے زیادہ اونچی نہیں۔ اس کے سات چکر لگائے اور دعائیں ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ معلّم ساتھ تھا۔ بعض لوگ کاریں بھی بیٹھ کر یہ چکر لگا رہے تھے وہ غالباً معذور ہوں گے۔ اس کے بعد بال کاٹے اور عمرہ کیا۔ عبادت کی تکمیل کے بعد کوئی رات کے بارہ بجے کے قریب ہم واپس لوٹے۔

## منیٰ اور عرفات میں

صبح کی نماز ۳½ بجے خانہ کعبہ میں ادا کی اور دوبارہ طواف کیا۔ اس کے بعد موٹر میں منیٰ اور مزدلفہ اور عرفات کے مقامات دیکھنے گئے اور عرفات کے میدان کے ایک ٹیلہ پر جو جبل رحمت کہلاتا ہے دو رکعت نفل بھی پڑھے ان تمام مقامات کو دیکھ کر ۹-۱۰ بجے کے قریب مکہ معظمہ سے واپس جدہ کے لئے چل پڑے۔

## مدینہ منورہ کو روانگی

دوپہر جدہ گزار کر شام کے ۵ بجے مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ٹکٹ تو ہوائی جہاز کا تھا۔ لیکن اس میں جگہ نہ ملی اس لئے ٹیکسی کروائی۔ یہ لمبا سفر تھا۔ کوئی ۴۲۷ کیلومیٹر کا۔ ٹیکسی میں ڈرائیور کے علاوہ صرف ہم دونوں تھے۔ رات کا سفر وحشت والا ضرور تھا۔ لیکن یہاں گرمی کی شدت کی وجہ سے صرف علی الصبح یا رات کا سفر ہی ہو سکتا ہے ورنہ نہیں کوئی ۵ بجے روانہ ہو کر رات کے ۱۱½ بجے مدینہ منورہ پہنچے۔ سڑک یہ بھی اب پختہ ہے اور اچھی ہے۔ قریباً ۱۸ فٹ چوڑی ہوگی۔ مکہ معظمہ والی سڑک سے کچھ کم چوڑی ہے۔ ٹریفک بہت کم تھا۔ ۲۶ کے سفر اور عبادت اور پھر اس لمبے سفر اور گرمی کی شدت کی وجہ سے ہم دونوں بہت تھک گئے تھے اور نیم بیمار بھی۔ الحمد للہ سفر بخیریت گزر گیا اور رات ہوٹل اسلام میں ٹھہرے جو مسجد نبوی کے بالکل ملحق ہے یعنی کوئی ۲۰ گز کا فاصلہ ہوگا۔

## مسجد نبوی میں اور روضہ مبارک پہ دعائیں

مدینہ منورہ میں صبح گائیڈ لیکر سب سے پہلے مسجد نبوی میں گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّے پر میں نے دو نفل پڑھے الحمد للہ کہ اس موقع پہ بھی دعا کی اچھی توفیق نصیب ہوئی اور میں نے لمبی دعائیں کیں۔ دو نفل سے فارغ ہو کر مسجد کے اندر ہی اور مصلّی کے بالکل قریب بانی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پہ بھی دعا کی۔ اس دعا میں میں نے حضرت صاحب اور آپ کی طرف سے اور اجمالاً خاندان کے تمام افراد کی طرف سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ اس موقع پہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مصلّی پہ نفل ادا کرتے ہوئے طبیعت میں ہیجان اور اضطراب بہت تھا جسے میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کے حضور میں یہ عرض کی کہ اللہ! تو نے اپنا سب سے بزرگ ترین نبی مبعوث کیا۔ اور ایسا شان والا نبی کہ جس کے بارے میں یہ کہا کہ اگر وہ نہ ہوتا تو دنیا و مافیہا پیدا نہ کی جاتی۔ لیکن آج اس کی امت انتہائی کسمپرسی کی حالت میں پڑی ہے اور اسے کوئی عزت کا مقام حاصل نہیں وہ نہ صرف دنیاوی وجاہت سے عاری ہے بلکہ دینی اور اخلاقی طور پہ بہت گر چکی ہے۔ اور جو چند افراد اس کے احیاء کے لئے کھڑے ہوئے ہیں دوسرے مسلمان ان کی دینی کوششوں میں حائل ہو رہے ہیں اور انہیں ہر طرح گرانے اور ناکام کرنے کے درپے ہیں۔ تو اپنے فضل سے موجودہ تکلیف دہ کیفیت کو جلد تر بدل دے اور اپنے رسول اکرم کی تعلیم اور اس کے دین کو دنیا میں عزت اور وقار کا مقام بخش۔ غیر مسلموں کی ظاہری شان و شوکت اور ظاہری اخلاقی برتری کا اندازہ کرتے ہوئے اور مسلمانوں کی موجودہ ابتر حالت سامنے رکھتے ہوئے میں نے بڑے درد اور سوز سے

# جلسہ قادیان بہت قریب آرہا ہے

## دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

جیسا کہ الفضل میں بار بار اعلان کیا جا چکا ہے قادیان کا جلسہ سالانہ ۶ و ۷ و ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں منعقد ہوگا۔ ہندوستان کے احمدی احباب اس میں انشاء اللہ شامل ہوں گے ہی۔ پاکستانی احباب کو بھی چاہئے کہ جماعت احمدیہ کے اس قدیم مذہبی اجتماع میں جس کی داغ بیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے قائم ہوئی تھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے دو قسم کی تیاری ضروری ہے۔ **اوّل** حکومت پاکستان سے پاسپورٹ حاصل کرنا۔ جس کے لئے مغربی پاکستان میں مختلف مقامات پہ دفاتر مقرر ہیں **دوسرے** پاسپورٹ ملنے کے بعد حکومت ہندوستان سے ویزا حاصل کرنا۔ جو لاہور کے دفتر انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر یا کراچی سے مل سکتا ہے۔ آجکل چونکہ ویزا ملنے میں بہت سی مشکلات ہیں اس لئے اس کے واسطے خاص کوشش کی ضرورت ہوگی۔ جس کی طرف ابھی سے توجہ ہونی چاہیئے۔

اس کے علاوہ ہم حکومت پاکستان کے ذریعہ ایک قافلہ بھجوانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک اس کی منظوری نہیں آئی اور اگر منظوری مل بھی گئی تو وہ ایک محدود تعداد کے لئے ہوگی۔ پس جو دوست اپنے طور پہ پاسپورٹ اور ویزا حاصل کر کے قادیان کے جلسہ میں شریک ہو سکیں وہ ضرور کوشش کریں اور قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں کی مبارک فضاء میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اپنی ذاتی حاجات کے لئے دعاؤں کے خاص موقع سے متمتع ہوں۔ فقط والسلام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۷ء

یہ دعا کی اور اس وقت اپنی طبیعت میں پورا پورا جوش پایا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے محققہ روضہ مبارک پر بھی دعا کی۔ پشت پہ وہ مکان کا حصہ تھا جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رہائش رہی تھی۔ یہ تمام حصّہ ایک جنگلے کے اندر ہے جس میں سوراخ ہیں جس سے وہ دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں اس کے بعد ہم موٹر میں بیٹھ کر مندرجہ ذیل مقامات دیکھنے گئے:۔

(۱) جبل احد اور حضرت امیر حمزہؓ کی قبر۔ یہ مقام مدینہ سے کوئی تین میل کے قریب ہوگا۔ دوسرے شہداء کی بھی یہاں قبریں ہیں اور گائیڈ کے بیان کے مطابق شہادت کے مقام پر ہی یہ سب مدفون ہیں۔

(۲) مسجد قبلتین۔ جہاں قبلہ کی تبدیلی پہ ایک ہی مسجد میں ایک دن کی نمازیں مختلف جہت میں پڑھی گئی تھیں۔

(۳) مقام غزوہ خندق:۔ یہ بھی کوئی مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پہ ہوگا۔

(۴) وہ پہلی مسجد جو مدینہ منورہ میں تعمیر ہوئی تھی۔ مسجد نبوی تو اب بہت عالیشان بن چکی ہے اور پہلے ترکوں نے اور اب سعودی حکومت نے اس کی توسیع کی ہے۔ لیکن یہ مسجد زیادہ تر پرانی شکل اور اسی رنگ میں رکھی گئی ہے۔

(۵) جنت البقیع۔ جس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض قریبی عزیز اور صحابہ مدفون ہیں۔ یہ چار دیواری کے اندر ہے اور مسجد نبویؐ کے ساتھ ہے۔ بدقسمتی سے یہ دروازہ وقت بند تھی اور محافظوں نے باوجود ہمارے اصرار کے نہیں کھولی صرف معین وقت پہ کھلتی ہے۔ مجبوراً چار دیواری کے باہر سے دعا کر کے ہم لوٹ آئے۔

## جدہ میں واپسی

آج ان تمام زیارتوں سے فارغ ہو کر بذریعہ ہوائی جہاز ہم ۲½ بجے جدہ واپس پہنچ گئے۔ ہوائی جہاز سے قریباً ایک گھنٹہ کا سفر ہے۔ اب کل انشاءاللہ لبنان میں دوبارہ داخلہ کا ذریعہ اور سعودی عرب سے باہر نکلنے کا اجازت نامہ لینا ہے۔ اور انشاءاللہ ۳۰ کی صبح کو ۶ بجے لبنان کی ایئر سروس سے بیروت جائیں گے ...........

.... کوشش یہ ہے کہ ۳۱ کو سیدھے زیورچ۔ سوئٹزرلینڈ چلے جائیں۔ یہاں پروگرام کے مطابق ۲۸ کو واپسی نہیں ہو سکی۔ اس لئے ایتھنز کا پروگرام مجبوراً چھوڑ دیا۔ اس کے لئے سروس بھی نہیں مل رہی تھی۔ اب انشاءاللہ بیروت سے سیدھے سوئٹزرلینڈ جانے کا پروگرام ہے ارادہ ہے کہ انشاءاللہ ایک خیریت کی تار آپ کو بیروت سے بھی بھجوا دوں تاکہ عمرہ اور زیارت مدینہ کی خوشکن اطلاع آپ کو جلد مل سکے۔

امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے طبیعت میں فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو اپنی امان اور حفاظت میں رکھے۔ قیومؓ سلام کہتی ہیں۔ اماں کو ایک پوسٹ کارڈ میں نے طہران سے لکھا تھا۔ انہیں ہماری خیریت کی اطلاع دے دیں۔

مرزا مظفر احمد

---

Attitude of Islam towards the Practice and Theory of Communism

57

یعنی

# اسلام کی روشنی میں اشتراکیت کے نظریاتی اور عملی پہلوؤں کا جائزہ

زیر نظر تصنیف محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے مرحومؓ سابق امام مسجد لندن کی وہ قابل قدر انگریزی تصنیف ہے۔ جسے اورنیٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ نے آپ کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ اس کا "پیش لفظ" سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس محترم جناب جسٹس محمد منیر نے خود اپنے قلم سے رقم فرمایا ہے۔

محترم درد صاحب مرحومؓ جماعت کے نامور اور ممتاز اہل قلم حضرات میں سے تھے یہ کتاب اپنی زندگی کے آخری ایام میں لکھ کر مکمل کر لی تھی۔ لیکن ابھی یہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر نہ آئی تھی۔ کہ آپ داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہمارے نزدیک اورنیٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن نے اس قیمتی مضمون کو جو فی زمانہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ کتابی شکل میں شائع کر کے ایک بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ مبارکباد کی مستحق ہے۔

کتاب اگرچہ مختصر ہے۔ لیکن اس میں نہایت جامعیت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اشتراکیت کے نظریاتی اور عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مصنف مرحوم نے اشتراکی فلسفہ کی نظریاتی اساس اس کے رہنما اصول اغراض و مقاصد نیز مذہب کے متعلق اس کی مخالفانہ روش اور اشتراکی سوسائٹی کی ہیئت ترکیبی کا جائزہ لینے کے علاوہ اس کے بالمقابل اسلامی تعلیم کو پیش کر کے اس کی افضلیت کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کیا ہے۔ نیز بتایا ہے۔ کہ اشتراکیت ایک نظام کی حیثیت سے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے۔ پھر جگہ جگہ مغربی محققین کے تائیدی حوالے بھی درج کئے گئے ہیں۔ جس سے کتاب کی افادی حیثیت اور بھی زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔ کتاب کی افادیت اور اس موضوع پر بحث کو آگے بڑھانے میں محترم درد صاحب مرحوم نے جو اہم خدمت سرانجام دی ہے۔ اس کا اندازہ "پیش لفظ" میں محترم جناب جسٹس محمد منیر کے حسب ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔

"اس موضوع پہ اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن درد صاحب نے راسخ الاعتقادی کے ساتھ ساتھ غیر جانبدار اور متوازن قوت فکر کی مدد سے جو استدلال پیش کیا ہے وہ تجزیہ کے فلسفیانہ انداز کے لحاظ سے ایک خاص فوقیت کا حامل ہے۔ اگر مذہب پہ دل سے اعتقاد نہ رکھنے والا بھی جذبات سے بالا ہو کر اس استدلال پہ غور کرے گا۔ تو نہ صرف یہ کہ اُس کے شبہات دور ہو جائیں گے۔ بلکہ اسے یوں محسوس ہونے لگے گا۔ کہ اس کے یقین کی بنیاد صرف ایسے اعتقادی سرمائے پہ نہیں ہے جو نسلاً بعد نسل اسے ورثہ میں ملتا چلا آ رہا ہے۔ بلکہ دلائل پر ہے۔ اس موضوع پہ بحث کو آگے بڑھانے میں تخلیقی نوعیت کا یہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ متلاشیانِ حق کسی حد تک ایسے غیر مانوس علمی خط میں درد صاحب کے ہر کاب کی حیثیت سے سوز کرنے میں ایک گونہ خوشی محسوس کریں گے" وہ تجزیہ کے فلسفیانہ انداز کے لحاظ سے ایک خاص فوقیت کا حامل ہے۔ اگر مذہب پر دل سے اعتقاد نہ رکھنے والا بھی جذبات سے بالا ہو کر اس استدلال پر غور کریگا۔ تو نہ صرف یہ کہ اُس کے شبہات دور ہو جائیں گے۔ بلکہ اسے یوں محسوس ہونے لگے گا۔ کہ اس کے یقین کی بنیاد صرف ایسے اعتقادی سرمائے پہ نہیں ہے۔ جو نسلاً بعد نسل اسے ورثہ میں ملتا چلا آ رہا ہے۔ بلکہ دلائل پر ہے۔ اس موضوع پہ بحث کو آگے بڑھانے میں تخلیقی نوعیت کا یہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ متلاشیانِ حق کسی حد تک ایسے غیر مانوس علمی خط میں درد صاحب کے ہر کاب کی حیثیت سے سوز کرنے میں ایک گونہ خوشی محسوس کریں گے۔"

احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف خود اس کتاب کو خرید کر پڑھیں۔ بلکہ اسے دیگر علمی حلقوں میں بھی پھیلائیں۔ تاکہ اس کی افادیت کے پیش نظر اس کا حلقہ اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو سکے۔ ضخامت ۶۲ صفحات۔ ٹائپ قدرے باریک لیکن خوشنما۔ کاغذ ولائتی۔ قیمت مجلد ایک روپیہ غیر مجلد بارہ آنے۔

(ملنے کا پتہ: دی اورنیٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ)

## درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم منیر احمد درویش ایک ماہ سے سخت بیمار چلا آ رہا ہے۔ ہاتھ پاؤں ناکارہ ہو گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

(میاں) سلطان احمد درویش قادیان

---

خدام الاحمدیہ

# اجتماع میں شمولیت — سالانہ اجتماع

## ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

ہمارا سالانہ اجتماع تربیتی اجتماع ہوتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر رکن اس میں شامل ہو اور خود مرکز میں آ کر اور اجتماع شامل ہو کر طریق کار کو دیکھے اور اس پہ عمل کرے یہ تین دن کی تربیت بطور نمونہ ہوتی ہے جس کے مطابق سارا سال مجالس اور اراکین نے خود عمل کرنا ہوتا ہے۔ قائدین کو اس سلسلہ میں خاص تحریک کرنی چاہیئے۔ ویسے بھی مرکز میں آنے کا یہ ایک خاص موقع ہوتا ہے۔ اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اجتماع کے موقع پہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خدام سے خاص طور پہ خطاب فرماتے ہیں۔ پس زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شمولیت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چونکہ مرکز نے قبل از وقت انتظامات مکمل کرنے ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس کو چاہیئے کہ اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین کی تعداد سے یکم اکتوبر سنہ ۵۷ء تک مرکزی دفتر کو مطلع کر دیں۔ تا اس کے مطابق انتظامات ہو سکیں۔ آپ کی کوشش ہونی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

## "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

نوجوانان جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

تحریک جدید کی دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے"

" میں نے مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے۔ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

ہر جگہ کے خدام کو معلوم ہو جائے۔ کہ تحریک جدید کے سال رواں کا وقت ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اور ہر جماعت کے خدام کا فرض ہے کہ وہ دفتر دوم کی ساری کی ساری رقم اپنی جماعت کے احباب سے وصول کر کے تحریک جدید میں داخل فرما دیں۔ مگر ۳۱ر اکتوبر کی جو آخری تاریخ ہے۔ اس سے پہلے پہلے۔ اب یہ دن خاص توجہ اور عزم و پختہ ارادہ کے ساتھ کام کرنے کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

---

## سالانہ اجتماع

اور

### قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

اس سال خوراک کے سلسلہ میں بعض اشیاء کے غیر معمولی مہنگا ہو جانے کی وجہ سے سالانہ اجتماع کا تخمینہ گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں بڑھ گیا ہے۔ لہذا قائدین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس دفعہ چندہ سالانہ اجتماع کی شرح کے مطابق وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائی جائے۔ کیونکہ پہلے بھی آمد کے مقابلہ میں اخراجات بڑھ جاتے رہے ہیں۔ لہذا اس سال اگر اس طرف غیر معمولی توجہ نہ دی گئی۔ تو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

## امتحان سرٹیفکیٹ آف کمپی ٹنسی بوائلر انجنیرس

یہ امتحان دفتر ڈائرکٹر انڈسٹریز ویسٹ پاکستان پونچھ ہوس ملتان روڈ لاہور میں ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۵۷ء کو روزانہ ۹ بجے شروع ہوگا۔

درخواستیں بمعہ فیس داخلہ ۱۵/۱۰ تک بنام چیئرمین بورڈ آف ایگزیمننگ انجنیرس لاہور لازم مجوزہ فارم دو آنے کا رسیدی ٹکٹ ارسال کر کے دفتر سے طلب ہو۔ فیس داخلہ فرسٹ کلاس دس روپے سیکنڈ آٹھ روپے تھرڈ ۵/- روپے۔

پ۔ ٹ ۵۷/۹/۸ (ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

## نمایاں کامیابی

امسال فرسٹ پروفیشنل بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ گورنمنٹ انجینئرنگ کالج لاہور کے امتحان میں ملک مبارک احمد خان صاحب پسر ملک عبدالکریم صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ نے ۴۹۷ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور آئندہ دینی دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

منور احمد ملک۔ ڈی۔ اے۔ ایم۔ ای

باغبانپورہ ــــــ لاہور

---

## مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

### گنج مغلپورہ

مورخہ ۳۱ر اگست بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ (لاہور) میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض مکرم جناب قریشی محمود احمد صاحب وکیل نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد چوہدری غلام احمد صاحب نے کی۔ محمد اسحٰق صاحب نثار نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم جناب چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور سید بہادل شاہ صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشرؔ۔ قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے۔ ملک احسان الحق صاحب اور محمد عبدالحق صاحب مجاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے اور اپنی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا پر یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار عبدالرشید فاروق

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ

### چونڈہ

مورخہ ۵۷/۹/۱ کو زیر صدارت ماسٹر رشید احمد صاحب بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ چونڈہ میں سیرۃ النبی کا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی محمود احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ ملک مشتاق احمد صاحب نے رسول کریم کی سیرت کے حالات بیان کئے۔ پھر مولوی محمود احمد صاحب نے تقریر کی۔

بعد ازاں صاحب صدر نے اختتامی تقریر کی اور حضور کے رحمت للعالمین ہونے کو واضح کیا۔ آخر دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار مرزا محمد شفیع سیکرٹری مال جماعت چونڈہ

### لیہ ضلع مظفرگڑھ

مورخہ ۲۵ر ۸ جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفرگڑھ کا جلسہ سیرۃ النبیؐ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محترم ماسٹر ابوعالم صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیغامبر امن ہیں کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم شیخ اللہ بخش صاحب نے اس موضوع پر مختلف واقعات بیان کر کے بتایا کہ اسلامی تعلیم کے ذریعہ ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

خاکسار ظفر حسن از لیہ

---

**ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔**

---

## خدام راولپنڈی کے لئے

خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا ماہوار اجلاس مورخہ ۲۰ ستمبر بعد نماز جمعہ منعقد ہوگا جس میں مشورہ کے نمائندگان کا انتخاب اور اجتماع کے موقعہ پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے خدام کا فیصلہ کیا جائے گا۔ راولپنڈی کے تمام خدام سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں گے۔

معتمد مقامی مجلس راولپنڈی

---

## درخواستہائے دعا

(۱) میرے داماد کیپٹن صاحب دین صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان جماعت ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ افضال احمد قریشی۔ ربوہ

(۲) میری طبیعت پہلے سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح صحت نہیں ہوئی احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (سید شاہ زمان از جہلم)

58

# اہم طبی معلومات

## بچوں میں خوراک کی کمی سے پیدا ہونے والا مرض

بعض بچے ایک سنگین اور بسا اوقات مہلک مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جو ضروری غذا کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا ایک آسان علاج یہ ہے۔ کہ ان کو بالائی اتارا ہوا دودھ پلایا جائے۔ یہ دعویٰ وسطی امریکا کے پانچ ڈاکٹروں نے کیا ہے۔ ان ڈاکٹروں نے امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن کے رسالہ میں کہا ہے۔ کہ دنیا کے بیشتر پسماندہ ممالک میں اسکول جانے والی عمر سے کم بچے اکثر اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں جو "کواشیورگر" کہلاتا ہے۔ جو اکثر پروٹین کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ ماں کے دودھ میں نشوونما پانے والے بچے کی ضرورت میں جب پروٹین کی کمی ہونے لگتی ہے۔ تو بچہ پر پروٹین کی کمی کا اثر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ بچہ جب ایسی غذائیں کھانے لگتا ہے۔ جس میں کاربو ہائیڈریٹ زیادہ ہو۔ اور پروٹین کم تو یہ کمی زیادہ نمایاں ہونے لگتی ہے۔ بعض کم سن بچے پروٹین کی معمولی کمی برداشت کر جاتے ہیں اور اسکول جانے کی عمر تک پہنچتے پہنچتے ان کی نشوونما معمول کے مطابق ہو جاتی ہے۔ لیکن زیادہ تر اگر صحیح غذا اور دوا نہ ملے تو بچے اس مرض کا شکار ہو ہی جاتے ہیں۔ اس مرض کی علامات یہ ہیں۔ کہ بچہ کی بھوک جاتی رہتی ہے۔ بھوک کے جاتی رہتی ہے۔ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ جسم پر ورم آجاتا ہے۔ اور جسم کے اندرونی نظام میں بھی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ بچہ کو اگر متعدی قسم کے اسہال لاحق ہو جائیں تو ناکافی غذا کھانے سے اس مرض سے متاثر بچہ زیادہ بیمار ہو جاتا ہے۔ بعض وقت بچہ کی بنیادی غذا اتنی خراب ہوتی ہے۔ کہ کبھی خاص سبب کے بغیر بھی یہ مرض بچہ پر حملہ کر دیتا ہے۔ اگر بالائی اتارا ہوا خشک دودھ بچہ کو استعمال کرایا جائے۔ تو ہفتہ عشرہ میں یہ علامتیں دور ہونے لگتی ہیں ان ماہرین کی رائے ہے۔ کہ ایسی حالت میں دودھ یا سبزیوں کے پروٹین کا مرکب منہ سے کھلانا۔ یا اگر ضروری ہو تو ٹیوب کے ذریعہ پیٹ میں داخل کرنا بہتر طریقہ علاج ہے۔

## افسردگی سرطان کا سبب

گائیڈ ہاسپٹل لندن کے سرجن سر ایچ اوگلوی جن کا شمار برطانیہ کے بہترین سرجنوں میں ہے جب کسی کو اداس اور غمگین دیکھتے ہیں۔ تو یہ سوچتے ہیں۔ کہ اس کو سرطان تو نہیں ہو رہا ہے ان کا کہنا ہے۔ کہ جو لوگ ہشاش بشاش رہتے ہیں ان پر شاذ و نادر ہی اس مرض کا حملہ ہوتا ہے اوگلوی نے مانچسٹر کے ایک طبی اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں اپنے اس نظریئے کے متعلق کوئی تحقیق شدہ اعداد و شمار اور حقائق تو پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن میری زندگی کا تجربہ مجھے بتاتا ہے۔ میرا بنیادی نظریہ ہے۔ کہ ۸۰ سال کی عمر میں ہر شخص کو سرطان ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض آدمیوں میں ایک ایسا نامعلوم عنصر کام کرتا ہوتا ہے۔ جو اسے ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ اصل مشکل اس وقت ہوتی ہے۔ جب یہ نامعلوم عنصر کام کرنا بند کر دیتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ عین ممکن ہے۔ کہ جسم میں کہیں پر سرطان ہو۔ اور بیس سال تک وہ وہاں سے نہ بڑھے اور مریض کو کسی طرح پریشان نہ ہونا پڑے۔ ایک سرجن کی حیثیت سے میں نے سرطان کے کتنے ہی مریضوں کو دیکھا۔ اور ان کا علاج کیا ہے۔ ان میں میرے رشتہ دار بھی تھے۔ اور میرے احباب بھی تھے ان سب کو مسلسل دیکھتے ہوئے یہ نظریہ قائم کرنا پڑا کہ جو آدمی خوش رہتا ہے۔ اسے کبھی سرطان نہیں ہوتا جب میں اپنے کسی دوست یا واقف کو اداس یا افسردہ دیکھتا ہوں۔ تو سوچنے لگتا ہوں۔ کہ یہ شخص اس لئے اداس ہے۔ کہ اسے سرطان ہے یا پھر افسردہ ہونے کی وجہ سے اسے سرطان ہو جائے گا۔ پھر یہ دوست مجھے جلسوں اور دوسری جگہوں پر کم نظر آنے لگتا ہے اور آخر تین چار ماہ بعد وہ فوت ہو جاتا ہے۔ کسی حادثہ یا صدمہ اور مالی مشکلات وغیرہ کے بعد سرطان کی علامات ظاہر ہونے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دماغ کا اس مرض سے باہمی تعلق ضرور ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ خوشی و مسرت محض سطحی نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ دراصل مسرور آدمی وہ ہے۔ جو ہر قسم کی مشکل کا مردانہ وار مقابلہ کر سکے۔

## خلل دماغ کا نیا علاج

کناڈا کے ایک ماہر امراض دماغی نے خلل دماغ کے مریض کے لئے ایک نیا علاج دریافت کیا ہے اس علاج کے تحت مریض کو ایسی ادویات دی جاتی ہیں۔ کہ وہ ساٹھ دن تک سوتا رہتا ہے۔ اس درمیان میں معالج مریض میں خود اعتمادی پیدا کرنے کی کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیون کیمران چیرمین شعبہ امراض دماغی میکگل یونیورسٹی مانٹریال کناڈا نے بتایا کہ اس طریقہ علاج میں پہلے تیس دن سے ساٹھ دن تک سونے کی دوا دی جاتی ہے۔ اور دن میں صرف تین مرتبہ غذا اور بجلی کے محرکات دینے کے لیے جگایا جاتا ہے۔ نوم طویل کے دوران مریض کو مختلف باتیں سنائی جاتی ہیں۔

نیند میں لانے اور وقتی یادداشت واپس لانے کا طریقہ بہت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ ایک ہفتہ تک مریض کو ۱۵-۱۵ گھنٹے تک ریکارڈ کی ہوئی گفتگو سنائی جاتی ہے۔ اور مریض سوتا رہتا ہے۔ اس طرح اس کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہوتی ہیں مریض کو ریکارڈ کے ذریعہ مثبت بات چیت سنائی جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ مجھے اپنے اوپر اعتماد ہے۔ میں فیصلہ کر سکتا ہوں۔ لوگ مجھے پسند کرتے ہیں۔ یہ عمل چھ سات دن کیا جاتا ہے۔ پھر مریض کو ۵ یا ۱۰ دن کے لئے گہری نیند سلا دیا جاتا ہے جس کہ ریکارڈ سے سنی ہوئی گفتگو اس کے تحت الشعور میں بس جاتی ہے اور ذہنی حیثیت سے وہ بیدار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کیمران کہتے ہیں یہ طریقہ عمل ابھی تجرباتی دور میں ہے اور یہ تجربات میکگل ایلن میموریل انسٹی ٹیوٹ میں کئے جا رہے ہیں۔ یہ طریقہ علاج بہت کامیاب اور مفید معلوم ہو رہا ہے اور مریضوں کو ہفتوں اور بعض کو مہینوں میں حیرت انگیز طور پر فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔

## ایک نئی انٹی بایوٹک دوا

برطانیہ اور امریکہ میں بیک وقت سگما مائی سین نامی دوا کی دریافت کا اعلان کیا گیا ہے یہ دوا ہر قسم کے ان تمام جراثیمی امراض کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہے جن میں انٹی بایوٹک ادویات مستعمل ہیں انگلینڈ میں اس دوا کی ایجاد کا اعلان مسٹر ریچرڈ سی فنٹن مینجنگ ڈائریکٹر فیزر نے کیا ہے۔ اس دوا کی دریافت نیویارک میں سینڈوچ کے مقام پر اس فرم کی لیبارٹری میں کی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سگمائی سین ان تمام جراثیمی امراض میں مروجہ الوقت ادویات سے زیادہ کارآمد اور زود اثر ہے۔ ایک مثالی انٹی بایوٹک کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے اثرات کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع، قابل برداشت، خراب اثرات مابعد سے پاک اور ہر قسم کے جراثیم کے لئے مہلک ہو۔ سگما مائی سین ان تمام ضرورتوں کو پورا کرنے میں کامیاب ہے۔

## دانتوں کا بینک

دندان سازی کے مشہور اسکول میں جو میچیگان یونیورسٹی کے تحت کام کر رہا ہے یہ تجربہ کیا جا رہا ہے کہ ایک شخص کے دانت دوسرے کے کام آسکیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا تجربہ کیا گیا ہے کہ عقل ڈاڑھ جو تین ہوتی ہیں۔ ان میں سے پہلی ڈاڑھ کے گرنے پر تیسری لگا دی جائے یا ایک آدمی کے دانت نکال کر دوسرے کے لگا دئے جائیں۔ دانتوں کو محفوظ اور بہتر حالت میں رکھنے کے لئے دانتوں کے بینک کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ دانتوں کی یہ تبدیلی کوئی نئی چیز نہیں ہے روم کے قدیم زمانے کے سپاہی اکثر اپنے اعلیٰ افسروں کو دانت دیدیا کرتے تھے۔ یہ اس وقت ہوتا تھا۔ جب ان افسران کے دانت جنگ میں ضائع ہو جاتے تھے نیگرو غلام بھی اکثر اپنے آقاؤں کے لئے اپنے دانت نکلوا دیتے تھے۔

## اختلاج قلب اور انفرادی خصوصیت

امراض قلب کے خصوصی کالج کے ایک جلسے میں جنوبی کیلیفورنیا کے ڈاکٹر مائیران پرنزمیٹل نے مشورہ دیا ہے کہ عارضہ قلب کے مریضوں کو چھ ہفتے آرام کا مشورہ دینا اب ایک بیکار بات ہو کر رہ گئی ہے۔ ابھی تک عام معالج عارضہ قلب کے مریضوں کے لئے آرام ضروری سمجھتے ہیں اور مریضوں کی ذاتی ضروریات کو مکمل آرام سے متعلق نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معالج یہ خوف محسوس کرتے ہیں کہ اگر مکمل آرام کا مشورہ نہ دیا گیا تو مریض کے تیمار دار پھر دوسرا اور یقین نہ کریں گے۔ کیونکہ یہ بات عام رواج کے خلاف ہوگی۔ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ اس کے چچا یا صدر روز ویلٹ کو مکمل آرام کا مشورہ دیا گیا تھا۔ جن لوگوں کو اختلاج قلب کی شکایت ہو جائے، ان کو ہرگز مکمل آرام کی ہدایت نہ کرنا چاہیئے ورنہ ان کو ذہنی اور دماغی طور پر بھی اختلاج اور عوارض قلبی لاحق ہو جاتے ہیں

## سرطان کے لئے ویکسین

ہاسٹن۔ کئی سال کی جدوجہد کے بعد طبی ریسرچ کے ماہرین نے امریکا میں سرطان کا علاج بذریعہ ویکسین معلوم کر لیا ہے۔ اس ویکسین سے مرغی کے بچوں کو سرطان نہیں ہوا اس کے موجدوں کا کہنا ہے کہ یہ ویکسین ابھی کوئی قطعی اور یقینی چیز نہیں ہے اس ویکسین کی ایجاد سے یہ امید ہو چلی ہے کہ انسان کے لئے بھی ویکسین بنائی جا سکتی ہے۔ اس تحقیقات کی تفصیل ڈاکٹر بی۔ آر۔ برمیسٹر نے گیارھویں سالانہ علمی مباحثہ میں بتائی جو سرطان کے لئے ویکسین کی تحقیقات کا جائزہ لینے کے لئے منعقد ہوا تھا اس مجلس کے سامنے ڈاکٹر موصوف نے یہ نئی ویکسین تیار کر کے دکھائی۔ سرطان کی یہ قسم لیمفوماٹوسس (LYMPHOMATOSIS) کہلاتی ہے۔ جس میں خاص قسم کی رسولی سی بن جاتی ہے۔ اور یہ مرغی کے بچوں میں ایک کیڑے (VIRUS) کے ذریعہ پھیلتی ہے بعض اوقات اس سے مرض ابیض پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان میں مرض ابیض کا سبب ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا ہے۔ لیکن یہ خیال کافی قوی ہے کہ اس مرض کو پھیلانے والے وائرس (VIRUS) کا پتہ [illegible]

## مشرقی پاکستان کیلئے علاقائی خودمختاری کا سوال بہت حد تک حل ہو چکا ہے (مسٹر سہروردی)

باریسال ۱۷ ستمبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل یہاں ایک جلسہ عام میں کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے لئے علاقائی خود مختاری کا جہاں تک سوال ہے۔ یہ بہت حد تک پہلے ہی حل ہو چکا ہے۔ اور اب جو امور باقی طے ہونے رہ گئے ہیں۔ ان کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ آپ نے کہا مجھے خوشی ہے کہ ہم نے مرکز کی امداد سے صوبہ کی بہت سی ضروریات پوری کر دی ہیں۔ آپ نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا آپ کو ان لوگوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ جو آئندہ انتخابات میں لوگوں کے جذبات بھڑکا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا ایسے لوگ دراصل ملک میں انتشار اور پھوٹ کے بیج بو رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہر شخص کو فرقہ وارانہ جذبات سے بالا ہو کر ملک کی بھلائی اور بہبود کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

## وزیر خارجہ نیویارک روانہ ہو گئے

کراچی ۱۶ ستمبر۔ وزیر خارجہ ملک محمد فیروز خان نون آج رات کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو گئے۔ جہاں سے ایک دو دن کے بعد آپ نیویارک جائیں گے آپ وہاں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔







## فیڈرل پبلک سروس کمیشن

سول و فارن سروس امتحان

یہ امتحان مقابلہ سوموار ۲۳ دسمبر ۱۹۵۷ء کو کراچی۔ لاہور و ڈھاکہ میں ہوگا۔ درخواستیں بنام سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن انگل روڈ کراچی ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء تک۔ قواعد و فارم درخواست وغیرہ ٹکٹ لگا لفافہ بھیج کر دفتر کمیشن سے یا کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے طلب ہوں۔ (پ۔ ت۔ ۱۹/۹/۵۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)